السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ رانو خان فوت ہوگیا جس نے ورثاء چھوڑے ایک بیوی، ایک بہن اور ایک چچازاد بہن کا بیٹا وضاحت کریں کہ شریعت محمدیہ کے مطابق ہر ایک کا کتنا حصہ بنے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے مرحوم کی ملکیت میں سے اس کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے گا، دوسرے نمبر پر اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے اس کے بعد اگر جائز وصیت کی ہے تو کل مال کے ثلث میں سے اسے ادا کیا جائے۔ اس کے بعد مرحوم کی کل ملکیت منقولہ خواہ غیر منقولہ کو ایک روپیہ تصور کر کے ورثاء میں اس طرح تقسیم کی جائے گی کہ بہن کو آدھا یعنی 8 آنے ملیں گے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : اِنِ مْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ ٓ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ بیوی کو 4 آنے ملیں گے۔ اللہ تعالی کا فرمان : وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ باقی جو مال بچے گا یعنی 4 آنے وہ چچازاد بہن کے بیٹے کو دیے جائیں گے۔ الحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلأولى رجل ذكر

موجودہ اعشاریہ نظام میں یوں تقسیم ہوگا

100 روپے

بہن 1 بٹا 2 یعنی 50

بیوی 1 بٹا 4 یعنی 25

چچازاد بہن کا بیٹا عصبہ 25

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 567

محدث فتویٰ